اسلام میں احسان جتلانے کی سزا

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

Maqubool Ahmed Maqubooolahmad.blogspot.com
SheikhMaqubo olAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi 00966531437827

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام میں احسان جتلانے کی سزا

احسان کرنا بڑی نیکی ہے مگر احسان کر کے کسی پر احسان جتلانا گندی صفت ہے۔ ایسے لوگوں کو عربی میں منان اور اردو میں احسان جتلانے والا کہتے ہیں۔

منّان: سے مراد وہ شخص ہے جو کسی کو کچھ دینے کے بعد احسان جتلاتا ہے۔ امام قرطبّی رحمۃ اللہ علیہ نے احسان جتلانے کی تعریف یوں کی ہے:

ذکر النعمۃ علی معنی التعدید لھا والتقریع بھا، مثل ان یقول: قد احسنت إلیک (تفسیر قرطبّی: 3، 308)

"کسی کو جتلانے اور دھمکانے کے لیے اس پر کیے ہوئے احسان کا تذکرہ کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ میں نے (تیرے ساتھ فلاں نیکی کی ہے) تجھ پر فلاں احسان کیا ہے، وغیرہ۔"

بعض لوگوں نے 'احسان' کی تعریف یوں بھی کی ہے:

التحدث بما اعطی حتی یبلغ ذلک المُعطی فیوذیہ

"کسی کو دی گئی چیز کا تذکرہ اسطرح کرنا کہ اس کو جب یہ بات پہنچے تو اس کیلئے تکلیف دہ ہو۔"

اور احسان جتلانا گناہ کبیرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

گناہ کبیرہ کی تعریف: ہر وہ گناہ جس کو قرآن و حدیث یا اجماعِ امت نے کبیرہ گناہ قرار دیا ہو، جس گناہ کو عظیم قرار دیتے ہوئے اس پر سخت سزا کا حکم سنایا گیا ہو یا اس پر کوئی حد مقرر کی گئی ہو یا گناہ کے مرتکب پر لعنت کی گئی ہو یا جنت کے حرام ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔

کبیرہ گناہ بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے: فرمانِ الٰہی ہے:

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا (النساء: 31)

ترجمہ: اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں کو (ویسے ہی) معاف کر دیں گے اور تم کو باعزت مقام (جنت) میں داخل کریں گے۔

مزید فرمایا:

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۞ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ (النجم: 31)

ترجمہ: اچھے کام کرنے والوں کو اچھی جزا دی جائے گی۔ وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے دور رہتے اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں، سوائے (فطری) لغزشوں کے، بے شک آپ کا رب بڑی مغفرت والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. (مسلم: ح344)

ترجمہ: پانچ نمازیں، ایک جمعہ، دوسرے جمعہ اور رمضان دوسرے رمضان تک (یہ تمام اعمال) صغیرہ گناہوں کو مٹاتے رہتے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ

عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ : (كَلاَّ بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ)(ترمذی: ح2334)

ترجمہ: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے، مگر جب وہ اس گناہ کو چھوڑ دے اور توبہ واستغفار کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو نقطہ بڑھ جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا دل مکمل سیاہ ہو جاتا ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ احسان کرنے کے بعد احسان جتلاتے ہیں، بعض سماجی ادارے جو خیراتی کام کرتے ہیں وہ غریبوں کو طعنہ دیتے ہیں، اسی طرح بعض اہل ثروت فقراء و مساکین پر احسان کر کے جابجا انہیں بے عزت کرتے ہیں اور احسان کا بدلہ تلاش کرتے ہیں اور احسان جتلا کر گھڑی گھڑی بے عزت کرتے ہیں۔ جو آدمی اس رویے کو اختیار کیے رکھے گا، وہ صدقات اور خیرات کی تمام نیکیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی احسان کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن احسان جتانے پر سخت وعید فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأذَى كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لاَّ يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِين --(البقرۃ:264)

"اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زور دار مینہ برسے اور وہ اس کو بالکل صاف اور

سخت چھوڑدے ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا۔ (ترجمہ مولانا جوناگڑھی)

مقصود یہ کہ جو کام تم اپنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے کر رہے ہو اس پر احسان جتانا کیسا؟
احسان جتلانے والے کے بارے میں حدیث مصطفیٰ ﷺ میں بھیانک سزا سنائی گئی ہے۔

عن ابي ذر رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: ثلاثة، لا يكلمهم الله يوم القيامة، ولاينظر اليهم، ولايزكيهم، ولهم عذاب عظيم. المنان لايعطى شيأا الا منه، [والمنفق سلعته بعد العصر بالحلف الفاجر ١] والمسبل ازاره [لا يريد الاالخيلاء ٢]. (مسلم، كتاب الايمان)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے، نہ ان پر نظر کرم فرمائیں گے، اور نہ ان کو پاک کریں گے، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک، احسان جتانے والا کہ جب بھی کسی کو کچھ دے، احسان جتائے۔ دوسرا، عصر کے وقت جب بازار ختم ہو رہا ہو، جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ اور تیسرا، اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جس سے اس کا مقصد سوائے تکبر و نخوت کے کچھ نہ ہو۔

لہذا جو لوگ احسان کرتے ہیں انہیں کسی طرح اپنے احسان کا اظہار نہیں کرنا چاہئے، اور اگر کسی سے احسان جتلا دیا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کرے اور اس بندے سے معافی طلب کرے ورنہ اللہ کے یہاں نیکی کرنے کے باوجود ذلیل و رسوا ہوگا۔

اللہ تعالی ہمیں احسان وسلوک کرنے کی توفیق دے اور احسان جتلانے سے بہر طور بچائے۔ آمین

***************’

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

17 November 2020